نظامی دہلی

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم



بظلِ حمایت
خواجہ سید سلطان المشائخ
حضرت [illegible]
نظام الدین اولیا
سید بخاری

ANNUAL Rs. [illegible]

PRICE /4/- ANNAS

جدّی وارث و جانشین
(HEAD PRIEST)

بظلِ سرپرستی
خواجہ ضامن نظامی
حضرت پیر حسن نظامی
سید بخاری

THE MONTHLY

NIZAMI

NEW DELHI.

جاری شدہ	عشق گل نور ایمان اور راحت دل کا پیامی	از سنہ ۱۹۴۲

ایڈیٹر

شمع رسالت کے پروانوں یعنی چار پیر چودہ خانوادوں کی روحانی تعلیم کا مبلغ

معاون خصوصی

پیرزادہ خواجہ احمد نظامی

مشیر

پیرزادہ خواجہ محمد نظامی

ماہنامہ نظامی نئی دہلی

بظل سرپرستی

حضرت پیر ضامن نظامی سجادہ نشین درگاہ حضرت محبوب الٰہی

جمال المشائخ حضرت پیر سید جمال الدین شگفتہ نظامی مہار اشرفی

منیجر

پیرزادہ خواجہ معین نظامی

سالانہ للعہ

فی پرچہ ۷ سنئے پیسے

جس کے مطالعہ سے خدا کی عظمت رسول خدا کی محبت اولیاء اللہ کی عقیدت اور عالمی اخوت کے بے پناہ جذبات دل میں پیدا ہوتے ہیں

جلد نمبر ۲۲	ماہ جون بمطابق محرم الحرام سنہ ۱۳۸۲ھ	شمارہ نمبر ۶

فہرست مضامین

خطرے کا نشان

ہر ماہ ذیل میں گول دائرہ کو ملاحظہ کیجئے کہیں اس میں سرخ نشان تو نہیں ہے۔ اگر ہے تو یاد رکھئے کہ آپ کے ذمہ "نظامی" کا چندہ واجب الادا ہے جس کی ادائیگی اولین فرض میں ضروری ہے۔ بہتر ہے کہ آپ منی آرڈر بھیجدیں تاکہ دو آنے صرف ہوں یا صفائی کے ساتھ لکھدیجئے کہ اس کار خیر میں آپ امداد کرنا نہیں چاہتے۔ ورنہ خطرہ ہے کہ آئندہ رسالہ بذریعہ وی۔ پی آپ کی خدمت میں روانہ کیا جائے اور آپ کے دس آنے زائد صرف ہوں۔

○ آپ کے ذمہ ایک سال کا چندہ واجب ہے۔

○ آپ کے ذمہ   سال کا چندہ واجب ہے۔

ترسیل زر کا ہندوستانی پتہ: ایڈیٹر ماہنامہ نظامی درگاہی مرکز حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء۔ نئی دہلی

ترسیل زر کا پاکستانی پتہ: خواجہ محمد نظامی۔ معرفت پیر ۹۵ جدید بنک لمیٹڈ اوکاڑہ ضلع منٹگمری مغربی پاکستان

پیرزادہ خواجہ احمد نظامی پرنٹر پبلشر نے الجمعیۃ پریس دہلی میں چھپوا کر درگاہی مرکز حضرت محبوب الٰہی [illegible] سے شائع کیا ہے . . .

مختصر

سیرت پاک حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ـــــ ایک نظر میں ـــــ

ولادت باسعادت :۔ ۹ ربیع الاول (بہ اختلاف روایت ۱۲ ربیع الاول روز دوشنبہ) بعد صبح صادق قبل طلوع آفتاب بمقام مکہ مکرمہ ہوئی۔ آپ کے ممتاز اسمائے مبارک محمدؐ۔ احمدؐ۔ حامدؐ۔ محمودؐ۔ ماحیؐ۔ حاشرؐ۔ عاقبؐ۔ صلی اللہ علیہ وسلم (ممتاز خطابات۔ رحمۃ العالمین۔ خاتم النبیینؐ۔ امام الانبیاء۔ سید ولد آدمؐ شفیع المذنبینؐ۔ طٰہٰ۔ یٰسینؐ۔ مزملؐ۔ مدثرؐ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

حضورؐ کا نسب نامہ سلسلہ پدری نام محمد الرسول اللہ / سلسلہ مادری نام صلی اللہ علیہ وسلم { عبداللہ۔ عبدالمطلب۔ ہاشم۔ عبدمناف۔ قصی / آمنہ۔ وہب۔ عبدمناف۔ زہرہ } کلاب بن مرہ۔ بن کعب۔ بن لوئی۔ بن غالب بن فہر بن مالک۔ بن النضر بن کنانہ۔ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد۔ بن عدنان۔ عدنان چالیسویں پشت میں حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہؑ کے نامور فرزند تھے۔ حضرت اسمٰعیلؑ حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰنؑ کے بڑے صاحبزادے تھے

سیرت مقدسہ الصادق الامینؐ { انتقال والد ماجد قبل ولادت مبارکہ ـــــ سنہ ۶ء والدہ ماجدہ کا انتقال جب ہوا اس وقت آپ کی عمر ۶ سال کی تھی ـــــ سنہ ۸ء عبدالمطلب کا انتقال ہوا یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا تھے ـــــ سنہ ۱۲ء پہلا سفر شام بہ غرض تجارت فرمایا۔ حضرت ابو طالب کی معیت میں ـــــ سنہ ۱۵ء میں حرب فجار میں شرکت فرمائی۔ اس جنگ کا مقصد کعبہ کی حرمت کا قیام تھا ـــــ سنہ ۲۳ء دوسرا سفر بہ غرض تجارت فرمایا۔ حضرت خدیجہؓ کے غلام میسرہ کے ساتھ ـــــ سنہ ۲۵ء خدیجہؓ بنت خویلد سے نکاح ہوا۔ اس وقت آپ کی عمر ۲۵ سال ۲ مہینہ دس یوم کی تھی اور حضرت خدیجہؓ کی عمر ۴۰ سال کی تھی ـــــ سنہ ۳۵ء خانہ کعبہ میں (؟) معمار کی حیثیت سے حصہ لیا، اور حجر اسود کے مسئلے میں عرب قبائل کے باہمی اختلاف کا تاریخی فیصلہ کیا ـــــ سنہ ۳۶ء سے ۴۰ ہجری تک آپ کا زیادہ وقت غار حرا میں گزرا

بعثت نبوت (مکی زندگی) اکتالیسویں سال کے پہلے دن اعلان نبوت فرمایا۔ وحی الٰہی کا نزول ہوا ـــــ سنہ ۱ء نبوت میں سیدنا ابوبکر

صدیق رض، سیدنا علی مرتضیٰ، ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رض اور حضرت زید رض نے ایمان و اسلام کی سعادت حاصل کی۔ صدیق اکبر رض کی دعوت پر عثمان غنی رض، عبدالرحمٰن بن عوف رض، سعد ابن وقاص رض، طلحہ رض، و زبیر رض نے اسلام قبول کیا۔ ارقم ابن ارقم رض، بلال حبشی رض، صہیب رومی رض اور حضرت سمیہ رض نے اسلام کی سعادت حاصل کی۔ ابوعبیدہ رض ابن الجراح، سعید رض ابن زید، عبداللہ رض ابن مسعود ایمان لائے اور شرف صحابیت حاصل کیا۔ دار ارقم میں جو کوہ صفا کے دامن میں تھا، دینی تعلیم و تربیت کے لئے پہلا مدرسہ قائم کیا تھا۔ یہاں سنہ ۳ نبوت تک چھپکے چھپکے لوگوں کو اسلام کی تعلیم دی گئی — سنہ ۴ نبوت سے کھلم کھلا دین سکھایا جانے لگا۔ آزمائشوں کا دروازہ کھلا، ساحر و کاہن کے نام سے پکارے گئے۔ حقیقی چچی ام جمیل زوجہ ابولہب نے راہ میں کانٹے بچھائے۔ نماز پڑھتے ہوئے چادر ڈال کر گردن مبارک کو دبا دیتے تھے، حضرت سمیہ رض کی ران میں نیزہ مار کر شہید کیا گیا، حضرت زبیر رض کو کھجور کی چٹائی لپیٹ کر کوٹھری میں بند کر کے دھواں دیا گیا، بلال حبشی رض کو گرم گرم پتھروں پر لٹایا گیا، پیروں میں رسی ڈال کر گھسیٹا گیا — سنہ ۵ نبوت رجب کے مہینے میں انفرادی ہجرت کا حکم ہوا، حضرت عثمان رض اور حضرت رقیہ رض بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حبشہ کی جانب ہجرت فرمائی — سنہ ۶ نبوت میں حضرت حمزہ رض نے اور پھر تین دن کے بعد حضرت عمر رض نے اسلام قبول کیا، کعبہ میں نماز پڑھی گئی — سنہ ۷ نبوت میں شعب ابی طالب میں نظر بند کئے گئے، قریش نے آپ پر عرصہ حیات تنگ کرنے کا معاہدہ کیا، اوائل سنہ ۱۰ نبوت تک ہر قسم کے مظالم ڈھائے گئے اور ایمان لانے والوں کو بری طرح ستایا گیا — سنہ ۱۱ نبوت میں مدینہ منورہ کے پہلے قافلے نے ایمان کی دولت پائی۔ سنہ ۱۰ نبوت میں شعب ابی طالب کی اسیری سے رہائی کے بعد طائف کا سفر فرمایا، دعوت حق میں جسم اطہر کو لہولہان کرایا اور خواہ کے پیاسوں کے لئے ہدایت کی دعا فرمائی — سنہ ۱۲ نبوت میں ۲۷ رجب المرجب روز دوشنبہ معراج عطا ہوئی، پانچ وقت کی نماز فرض ہوئی — سنہ ۱۳ نبوت میں ۲۷ صفر شب جمعہ کو سیدنا صدیق اکبر رض کی معیت میں مکہ بعزم ہجرت چھوڑا۔

بعد ہجرت (مدنی زندگی) — سنہ ۱ھ میں یکم ربیع الاول دوشنبہ کے دن غار ثور سے باہر تشریف لائے ۸ ربیع الاول دوشنبہ کے دن رونق افروز قبا ہوئے۔ ۲۲ ربیع الاول دوشنبہ کے دن قبا میں چودہ دن قیام کے بعد نور افزائے مدینہ منورہ ہوئے مدینہ منورہ کا نام صدیوں سے یثرب تھا، اس یثرب نے آپ کے قدموں کی برکت سے مدینۃ الرسول ہونے کا شرف حاصل کیا۔ مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کی بنیاد رکھی — ۲ ہجری میں اذان کا حکم ہوا۔ کعبہ مکرمہ قبلہ قرار پایا، رمضان المبارک کے روزے فرض ہوئے۔ تین سو تیرہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رسول رب العالمین کی معیت میں غزوہ بدر میں شرکت کی۔ ایک ہزار کا تین تیرہ کیا، امت محمدیہ کا فرعون ابوجہل مارا گیا۔

— سنہ ۳ھ میں زکوٰۃ فرض ہوئی، ماہ شوال میں غزوہ احد پیش آیا، حضرت حمزہ رض عم النبی صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہوئے۔ زبان رسالت نے سید الشہداء کا خطاب مرحمت فرمایا —

۴ ہجری میں شراب کا پینا حرام قرار دیا گیا۔ ۵ ہجری میں عورتوں کو پردہ کا حکم ہوا۔ آیت حجاب نازل ہوئی۔ ماہ شوال میں غزوہ خندق پیش آیا — ۶ ہجری میں قریش سے تاریخی معاہدہ ہوا جو صلح حدیبیہ کے نام سے مشہور ہے۔ اسی سن میں آپ نے اپنے وقت کے مشہور بادشاہوں کے پاس سفیر روانہ کئے اور انہیں اسلام کی دعوت پیش کی — ۷ ہجری میں غزوہ خیبر (ماہ محرم و ماہ صفر میں) ثمامہ رض والی نجد، جبلہ رض شاہ غسان، فروہ رض بن عمرو خزاعی گورنر شام نے اسلام قبول کیا۔

۸ ہجری فتح مکہ (رمضان المبارک میں) عام معافی کا اعلان، غزوہ حنین بعد فتح مکہ خالد بن ولید رض، عثمان بن ابوطلحہ رض، عمرو بن عاص رض نے مدینہ حاضر ہو کر اسلام کی سعادت حاصل کی۔ عکرمہ رض بن ابوجہل مسلمان ہوئے — ۹ ہجری ماہ رجب میں غزوہ تبوک پیش آیا، حج فرض ہوا، صدیق اکبر رض کو امیر الحج مقرر فرمایا، عدی رض ابن حاتم طائی اکیدر رض والی دومۃ الجندل ذی الکلاع رض بادشاہ قبائل حمیر نے اسلام قبول کیا

۱۰ ہجری میں ایک لاکھ چوالیس ہزار شاگردوں (صحابیوں رض) کو ساتھ لے کر فریضۂ حج ادا فرمایا۔ اسلام کے تمام اصولوں کو سمجھا کر

امت کو "وداع" کیا۔

ازواج مطہرات:- (۱) ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضؓ سے پچیس سال کی عمر میں نکاح فرمایا۔ اس وقت حضرت خدیجہؓ کی عمر چالیس سال کی تھی۔ ۱۰ ہجری میں ان کا انتقال ہوا

(۲) ام المومنین حضرت سودہ رضؓ سے ۱۰ ہجری میں نکاح فرمایا۔ حضرت عمرؓ کے آخر ایام خلافت میں انتقال ہوا۔

(۳) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ۔ یہ حضرت صدیق اکبرؓ کی صاحبزادی تھیں۔ ۲ ہجری میں حضورؐ کے کاشانہ اقدس میں آئیں ۵۸ھ میں ۱۷ رمضان المبارک کو انتقال فرمایا۔ آپ جنت البقیع میں مدفون ہیں۔ ان کا حجرہ مبارکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آرام گاہ ہے۔

(۴) ام المومنین حضرت حفصہؓ حضرت عمرؓ کی صاحبزادی تھیں ۳ ہجری میں آپ نے نکاح فرمایا۔ ۴۵ھ میں مدینہ منورہ میں آپ کا انتقال ہوا۔

(۵) ام المومنین حضرت زینبؓ بنت خزیمہ۔ ۴ھ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان کا انتقال ہوا۔

(۶) ام المومنین ام سلمہؓ سنہ ۵۹ھ یا ۶۳ھ میں انتقال فرمایا بقیع آرام گاہ ہے

(۷) ام المومنین حضرت زینبؓ بنت جحش مدینہ منورہ میں ۲۰ھ میں انتقال ہوا۔

(۸) ام المومنین حضرت جویریہؓ۔ ماہ ربیع الاول ۵۰ ہجری میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

(۹) ام المومنین حضرت ام حبیبہؓ۔ حضرت ابوسفیان رضؓ کی بیٹی ہیں۔ ۵ ہجری حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح فرمایا۔ ۴۴ھ میں مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا

(۱۰) ام المومنین حضرت میمونہؓ۔ ۵۱ھ میں مقام سرف میں انتقال ہوا۔ وہیں آپ کی آرام گاہ ہے۔

(۱۱) ام المومنین حضرت صفیہؓ کا ۵۰ ہجری میں انتقال ہوا۔

(۱۲) ام المومنین حضرت ماریہ قبطیہؓ (حضرت ابراہیم رضؓ انہیں

کے فرزند تھے) محرم ۱۶ھ میں انہوں نے وفات پائی۔

فرزندان والاتبار:- (۱) حضرت قاسم رضؓ (۲) حضرت عبداللہ۔ (ان کا لقب طیب و طاہر تھا) (۳) حضرت ابراہیمؓ

بنات طیبات:- (۱) حضرت زینبؓ (ان کے شوہر ابوالعاص رضؓ بن ربیع تھے) ان کی صاحبزادی امامہ رضؓ تھیں۔ (۲) حضرت رقیہ رضؓ (۳) حضرت ام کلثومؓ (ان دونوں کے سرتاج حضرت عثمان غنی تھے حضرت رقیہ کے انتقال کے بعد حضرت ام کلثوم رضؓ سے نکاح ہوا) (۴) حضرت فاطمہ رضؓ (ان کے شوہر حضرت علی رضؓ مرتضیٰ تھے) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ وَّاَھْلِ بَیْتِہِ الَّذِیْنَ طَھَّرْتَھُمْ تَطْھِیْرًا ط۔

چچا:- آپ کے ۹ چچا تھے ان کے نام سیرت ابن ہشام میں حسب ذیل ہیں:-

(۱) حمزہ رضؓ (۲) العباس رضؓ (۳) ابوطالب (عبد مناف) (۴) ابولہب (عبدالعزیٰ) (۵) زبیر (۶) مقوم (۷) ضرار (۸) مغیرہ (۹) حارث — لیکن حضرت حمزہ رضؓ اور حضرت عباسؓ کے علاوہ کسی نے اسلام قبول نہیں کیا، جناب ابوطالب ایمان تو نہیں لائے مگر فدائی اور ناصر ضرور رہے اور آپ کی دشمنی میں ابولہب، ابوجہل سے کسی طرح پیچھے نہ تھا۔ اس کا ثبوت سورۂ "ابی لہب" ہے۔

پھوپھیاں:- آپ کی پھوپھیاں چھ تھیں، لیکن ایک ہی بی حضرت صفیہؓ بنت عبدالمطلب نے اسلام قبول کیا: ان کے فرزند حضرت زبیرؓ تھے۔ جو ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے حقیقی بھتیجے اور سیدنا صدیقؓ کے داماد تھے اور حواری رسول ہونے کا شرف حاصل تھا۔ ان کے علاوہ دوسری پھوپھیوں کے نام یہ ہیں:-

(۱) ام حکیم البیضا (یہ حضرت عثمان غنی رضؓ کی نانی تھیں (۲) اروی۔ (۳) عاتکہ (۴) برہ (۵) امیمہ۔ بعض مورخوں نے اروی اور عاتکہ کے متعلق یہ بھی لکھا ہے کہ انہوں نے اسلام قبول کر لیا تھا

علمِ غیب

مولانا محمد عاقل اشرفی صاحب ناجی

سورج کی گردش ابتدائے آفرینش سے اپنے محور پر جاری ہے۔ چاند اپنی رفتار سے اپنے مقررہ سفر پر رواں دواں ہے تارے وقت مقررہ پر آسمان دنیا پر نمودار ہو کر اندھیری راتوں کو اپنی جگمگاہٹ سے تابناک بناتے رہتے ہیں۔ انسان کی پیدائش بھی قانون فطرت پر مستحکم اور سے برتی چلی آرہی ہے۔ علقہ جس سے انسان ماں کے پیٹ میں قوت حیات حاصل کرتا ہے زمین میں بھی پیدا ہوتا چلا آرہا ہے۔ مگر مسلمان تو درکنار خود غیر مسلم نے بھی ان باتوں کو نہیں جھٹلایا کہ سورج مشرق سے نہیں بلکہ مغرب سے نکلتا ہے۔ اور یہ دلیل نہیں پیش کی کہ چاند مغرب میں نہیں بلکہ مشرق میں طلوع ہوتا ہے۔ ستارے سورج کے غروب کے بعد نہیں بلکہ سورج کی موجودگی میں جھلملاتے ہیں۔ یا انسان شکم مادر کے بجائے درختوں میں پھل کی طرح پیدا ہو جاتا ہے یا علقہ زمین کے بجائے سطح سمندر پر یا ۔۔۔ انہیں میں پیدا ہوتا ہے۔

مگر سخت حیرت ہے کہ آج مسلمانوں کا ایک گروہ سرکار دوعالم تاجدار انبیاء محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و رفعت کے ختم کرنے کی کوششوں میں مصروف ہے۔ اور دلیلیں اور دعوے پیش کرتا ہے کہ حضور نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں ہے ایک طرف تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا کلمہ پڑھتے ہیں اور دوسری طرف ایسے کفریات کی اشاعت و تبلیغ میں مصروف اور سرگرم نظر آتے ہیں۔ جو سراسر صفت و شان نبوت و رسالت کے منافی ہے۔ اور نبی کی ذات میں نقائص کا ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا نبی نہیں ہے۔ اور جو اللہ کا نبی نہیں وہ خالق کی طرف سے خلق کی طرف صحیح نیابت و خلافت کے فرائض نہیں انجام دے سکتا نہیں۔ انبیاء کرام علیہما السلام اللہ تعالیٰ کا مظہر ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کا مظہر ہیں ان میں صفات حمیدہ کلی طور پر موجود ہیں۔ ان سے کسی قسم کی غلطی کا قطعی امکان نہیں اور ان کی ذات مقدسہ میں کسی بھی قسم کا نقص ناممکن ہے۔ چہ جائیکہ فخر کائنات محبوب الارض والسموات تاجدار انبیا احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نائب و خلیفہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا مظہر کامل ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام صفات کا مظہر بنایا ہے۔ علم اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور علیم اللہ تعالیٰ کا اسم صفاتی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے اسم علیم کا بھی مظہر ہیں اس لئے کائنات کا تمامی علم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے۔ اور جو شخص اس سے انکار کرتا ہے گویا وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا کامل نہیں مانتا اور جو مظہر کامل نہ ہو وہ مکمل طور پر نیابت و خلافت کے فرائض انجام نہیں دے سکتا۔ بہ الفاظ دیگر وہ اللہ کا رسول و نبی نہیں ؟ والعیاذ باللہ۔

میرا مخاطبہ گروہ دراصل سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت علم یعنی علم غیب کا انکار کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ میں نقص ظاہر کر رہا ہے۔ جو حقیقت توہین رسالت ہے اور توہین رسالت دراصل انکار رسالت اور انکار رسالت کفر ہے۔

چنانچہ آج ہم اس مسئلہ پر روشنی ڈالنا چاہتے ہیں تاکہ عوام الناس جو پریشان ہیں کہ ایک گروہ علم غیب کی نفی کرتا ہے ایک گروہ علم غیب پر عقیدہ رکھتا ہے۔ اور دونوں قرآن کریم کی آیتیں دلیل میں پیش کرتے ہیں، خود فیصلہ کریں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب ہے اور غلط

لوگوں کے پروپیگنڈے سے بچیں اور اپنے عقیدہ و ایمان کو محفوظ کریں۔

دراصل علم غیب کے معنی غائب کا جاننا یا چھپے ہوئے کا جاننا اور اگر یہی معنی مقصود کر لیے جائیں تو ہر وہ شخص جو کسی ایسی چھپی چیز کا علم رکھتا ہو جو دوسرے کو نہیں اس کے مقابلہ میں علم غیب رکھتا ہے اس طرح ہر انسان علم غیب کا جاننے والا ہوا مگر یہ درست نہیں ہے ہر شخص علم غیب کا جاننے والا نہیں ہو سکتا۔

دراصل علم غیب سے مراد کائنات الٰہیہ کا وہ تمامی علم جو مخلوق سے پوشیدہ ہے اور کسی ایسی ذات مقدسہ کو وہ تمام علم حاصل ہو جو خدا نہ ہو بلکہ خدا کا بندہ ہو وہ ذات بابرکات محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے کہ حضور خدا نہیں ہیں۔ مگر خدا کا مظہر کامل ہیں اور اللہ تعالیٰ نے کائنات کا تمام علم جو دوسری تمام مخلوق سے پوشیدہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا ہے۔ علم غیب کی تین قسمیں ہیں (۱) غیب مطلق (۲) غیب جزئی (۳) غیب اضافی۔

(۱) غیب مطلق وہ غیب ہے جو خدا کے سوا کسی کو معلوم نہیں جیسے حقیقت حقہ پیغمبر اور فرشتے اور عقلمند سب کے ادراک سے باہر ہے البتہ اللہ تعالیٰ کی تجلیات کا دیدار ہو سکتا ہے۔

(۲) غیب جزئی وہ غیب ہے جو پیغمبروں کو عطا کیا گیا ہے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ یعنی خدا عالم الغیب ہے۔ اپنے غیب کا علم کسی کو نہیں فرماتا برگزیدہ پیغمبر اور رسول کو کائنات ارضی و سماوی کا علم غیب جزئی ہے اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو اس علم سے نوازا ہے اور آجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب جزئی یعنی کائنات ارضی و سماوی کا تمامی علم عطا فرمایا ہے اور علم غیب اصل معنوں میں یہی ہے۔

(۳) غیب اضافی وہ غیب ہے جو ایک شخص کے لحاظ سے غیب ہو اور دوسرے کے لحاظ سے نہ ہو۔ مثلاً بعض غیب ایسے ہیں جو ہر ریاضت و مجاہدہ کرنے والے کو معلوم ہو سکتے ہیں۔

(باقی آئندہ)

منقبت

حضرت خواجہ بہاء الدین بابا فریدی رحمۃ اللہ علیہ رجب پور شریف ضلع مراد آباد

(از حضرت مولانا خواجہ غلام نظام الدین نادری بدایونی)

نظر ہو تو ہر سو یہاں نور ہے — یہ بابا کا در ہے رجب پور ہے
جو مانگو سو پاؤ ہے بابا کا در — سخاوت سخی گھر کا دستور ہے
ہے گنجشکر کی یہاں روشنی — رجب پور، پٹن سے کیا دور ہے
رجب پور پر نور کس نے کیا — یہ بابا فریدی کا سب نور ہے
جو رنگی و کلیئر سے رکھتا ہے عشق — وہ جام فریدی سے مخمور ہے
خدا کو بھی ہوتا ہے منظور وہ — خدا کے ولی کو جو منظور ہے

یہ "خواجہ" حضوری سے مجبور تھا
بلائیں جسے، کب وہ مجبور ہے

روزنامچہ

خواجہ راستی حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی سید بخاری رح

مجلس سوم:۔ تاریخ بارہ ماہ صفر ختم اللہ بالخیر والظفر ۷۰۸ھ دولت قدم بوسی حاصل ہوئی گفتگو دربارہ اس طائفہ کے ہو رہی تھی جو خود کو دعویٰ کرامت سے متصف اور صاحب کشف بیان کرتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ اُن کی بیہودگی ہے اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کرامت کا چھپانا اپنے اولیاء پر فرض کیا ہے۔ جیسا انبیاء پر اظہار معجزہ فرض کیا تھا اگر کوئی شخص کرامت ظاہر کرے گا وہ فرض کا تارک ہوگا۔ یہ بہت خراب کام ہے۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ سلوک کے سو درجے ہیں۔ اس میں سترہواں درجہ کشف و کرامت کا ہے اگر سالک راہ سلوک اس درجہ میں تماشہ دیکھنے لگا وہ بقیہ تراسی درجے طے نہ کر سکے گا۔

اس کے بعد گفتگو خدمت کرنے کے بارے میں ہوئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ ساقی القوم آخرہم شربا یعنی مجلس کے پانی پلانے والے کو لازم ہے کہ سب کے آخر میں پانی پیوے اور اسی طرح کھانا کھلانے والے کو لازم ہے کہ سب سے آخر میں کھانا کھاوے۔

اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ میزبان کو لازم ہے کہ خود مہمان کے ہاتھ دھلوائے مگر بیٹھے اپنا ہاتھ پہنچے تک دھوئے تاکہ پاک ہو جائے۔ اور کھڑا ہو کر ہاتھ دھلائے بیٹھ کر نہ دھلائے۔

اس کے بعد یہ حکایت شیخ جنید بغدادیؒ کی بیان فرمائی۔ کہ آپ کی کسی جگہ دعوت تھی۔ آپ تشریف لے گئے۔ میزبان بیٹھے بیٹھے آپ کے ہاتھ دھلانے لگا آپ کھڑے ہو گئے اور ارشاد فرمایا کہ جب تم بیٹھ گئے تو مجھے کھڑا ہونا لازم ہے۔

اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ امام شافعی رح نے اپنے مالک رح کے ہاتھ اپنے مکان میں دھلائے تھے۔ اس کے بعد حکایت بیان فرمائی کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کسی دوست کے مہمان ہوئے۔ یہ دوست اہل کار تھا۔ اپنی لونڈی کو فہرست اطعمہ دے کر چلا گیا۔

امام شافعی نے لونڈی کے ہاتھ میں کاغذ دیکھ کر لے لیا اور اس میں چند کھانے جو آپ کی مرغوب طبع تھے بڑھا دیئے۔ لونڈی نے موافق فہرست کے کھانے پکائے بلکہ اپنی طرف سے چند زیادہ کئے۔ کھانا کھانے کے وقت مالک مکان اپنے کام سے واپس آیا اور دستر خوان چنا گیا اور اس میں بہت کھانے فرد تحریر کردہ سے زیادہ دیکھ کر لونڈی کو علیحدہ بلا کر دریافت کیا کہ اس زیادتی کا کیا سبب ہے۔ لونڈی نے [illegible] کی جس کی اصلاح امام

شافعی نے فرمائی تھی اور اپنی طرف سے چند کھانے زیادہ پکانا بیان کیا۔ اس شخص کو اس کی فراست بہت اچھی معلوم ہوئی اور اس لونڈی کو آزاد کر دیا۔

اس کے بعد گفتگو ضیافت اور اطعام مہمانان کے بارے میں ہوئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ بغداد میں ایک بزرگ تھے اور ان کے اٹھارہ مطبخ تھے اور ہر مطبخ سے ہزار بارہ سو آدمیوں کو کھانا دیا جاتا تھا۔ ایک روز انہوں نے جملہ طباخوں اور تقسیم کنندوں کو بلا کر دریافت کیا تم اچھی طرح تقسیم بھی کرتے ہو یا نہیں۔ کسی کو بھول تو نہیں جاتے۔ انہوں نے جواب دیا نہیں ہم کسی کو نہیں بھولتے ہیں سب حاضرین کو برابر کھانا پہنچاتے ہیں۔ آپ نے مکرر سہ کرر دریافت فرمایا انہوں نے عرض کیا کہ آپ اصل حال فرمایئے۔ شیخ نے کہا تم نے تین روز سے مجھے ہی کھانا نہیں دیا ہے دوسروں کا کیا ذکر ہے اور یہ معاملہ اس طرح ہوا تھا کہ تین روز متواتر شیخ کے سامنے کھانا نہیں لایا گیا تھا۔ ہر ایک مطبخی یہ سمجھتا رہا کہ دوسرے مطبخ سے پہنچا ہوگا۔ آپ نے جب تین روز گذر گئے تب اس امر کا اظہار فرمایا۔

اس کے بعد حوض سلطان اور اس کی خیریت لطافت اور برکت کے بارے میں تذکرہ ہوا آپ نے ارشاد فرمایا کہ سلطان شمس الدین کو ان کے انتقال کے بعد خواب میں دیکھا ان سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا کہ مجھے اللہ تعالےٰ نے اسی حوض کے طفیل بخش دیا۔

مجلس چہارم } روز چہار شنبہ تاریخ ۲۷ ماہ صفر ختم اللہ بالخیر و الظفر سنہ مذکور دولت قدمبوسی حاصل ہوئی بندہ نے اس سے ایک روز پیشتر شیخ نصیر الدین محمود سلمہ اللہ سے مشورت کی تھی کہ کل روز چہار شنبہ آخری ماہ صفر ہے خلق اس روز کو منحوس کہتی ہے۔ مناسب ہے کہ کل کے روز خدمت حضرت خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر میں چلیں کہ وہاں تمام نحوستیں سعادت سے مبدل ہو جاتی ہیں۔ الغرض بعد مشورت آج کے روز بمعیت شیخ نصیر الدین حاضر خدمت خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر ہوا اور صورت حال۔ صلاح و مشورہ عرض کی۔ آپ نے متبسم ہو کر ارشاد فرمایا۔ کہ اہل خلق اس روز کو منحوس سمجھتے [illegible] اور یہ نہیں جانتے کہ یہ روز بسا بزرگ اور باسعادت ہے۔ جو لڑکا اس روز پیدا ہوتا ہے وہ بزرگ ہوتا ہے۔

اس کے بعد گفتگو تغیر مزاج خلق کے بارہ میں ہوئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس کی طبیعت لطیف ہوتی ہے وہ جلد تر متغیر ہو جاتا ہے اور مناسب اس معنی کے یہ رباعی بیان فرمائی۔

رباعی: آنم کہ بہ نیم ذرہ ناخوش گردم ⁘ در نیم نیم ذرہ دلخوش گردم
از آب لطیف تر مزاجے دارم ⁘ دریاب مراد گر نہ آتش گردم

اس کے بعد گفتگو تغیر مزاج ملوک کے بارے میں ہوئی۔

آپ نے ارشاد فرمایا کہ کلمات قدسیہ میں ہے قلوب الملوک بیدی اور رسول علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ کا فرمودہ ہے کہ بادشاہوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں جب خلق میرے ساتھ راستی اختیار کرتی ہے میں بادشاہ کو ان پر مہربان کر دیتا ہوں۔ پھر فرمایا کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہر حالتیں نظر کارسازی رب کریم پر رکھنی چاہیئے اور اسی وقت **حکایت** بیان فرمائی کہ قباچہ والی اچ و ملتان کی سلطان شمس الدین کی خدمت میں عرائض روانہ کیں۔ وہ خط قباچہ کے ہاتھ آگئے بے حد ناراض ہو کر قاضی شہر کو مروا ڈالا اور شیخ بہاؤ الدین زکریا کو اپنے مکان پر بلا بھیجا آپ نے بلا دہشت اور بے خوف جیسے ہمیشہ تشریف لے جایا کرتے تھے تشریف لے گئے اور اپنے مقام پر داہنی جانب بیٹھے۔ قباچہ نے آپ کا تحریر فرمودہ خط آپ کے ہاتھ میں دیا اور کہا کہ دیکھئے یہ آپ کا لکھا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں میرا لکھا ہوا ہے۔ اور میں نے اس میں ایک حرف بھی غلط نہیں لکھا ہے۔ تجھ سے جو ہو سکے اس سے دریغ روا نہ رکھ اور تجھ سے کیا ہوتا ہے۔ قباچہ آپ کی برافروختگی دیکھ کر متامل ہوا اور ارشاد کیا کہ کھانا لاؤ اور مقصود اس کا یہ تھا کہ آپ کھانے سے انکار کریں گے۔ پس یہی وجہ آپ کی تکلیف دہی اور ایذا رسانی کی ہو جائے گی۔ الغرض کھانا سامنے لایا گیا۔ مسلمانوں نے کھانا شروع کیا آپ نے بھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ کر ہاتھ ڈالا اور کھانا کھایا یہ حال دیکھ کر قباچہ کا تمام غصہ جاتا رہا اور آپ اپنے مقام کو تشریف لے گئے

اس وقت اس کمینہ بندہ نے عرض کیا کہ ایک عرصہ

باقی ہے

سیرۃ رحمۃ للعالمینؐ

گذشتہ سے پیوستہ (یہ مضمون ایک پرانی تاریخ سے ماخوذ ہے [illegible] باقی ہے)

(از حضرت پیر ضامن نظامی سید بخاری سجادہ نشین درگاہ حضرت محبوب الٰہیؒ)

مکہ کے بعد مدینہ منورہ سے مسلمانوں کے لئے کوئی متبرک مقام نہیں ہے کیونکہ حضرت صلعم نے یہیں ہجرت فرمائی اور یہیں سے اشاعت دین ہوئی اور یہیں حضرت صلعم نے دنیائے فانی سے رحلت فرمائی۔

حجاج اسلام کی حسن عقیدت کی وجہ سے مدینہ بھی نہایت پر تکلف شہر بن گیا ہے مکانات پتھر کے ترشے ہوئے اور اکثر دو منزلے باستثنا مسجد نبوی جہاں آنحضرت صلعم وعظ فرماتے تھے اور جہاں اس وقت آپ کا مزار مبارک ہے کوئی اور قدیم عمارت مدینہ میں نہیں ہے مکہ سے مدینہ منورہ ۲۰۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ مکہ سے اوس کا رقبہ نصف ہے اسکی شہر پناہ قدیم بنی ہوئی ہے یہاں بھی چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں ہیں اور پتھریلی تو گویا ساری عرب کی زمین ہی ہے مگر یہاں کی زمین مثل مکہ کے گرم نہیں ہے یہاں میوہ دار درخت بکثرت ہیں اس کے یمن کے قریب میں **احد** اور **ایرا** کی پہاڑیاں نخلستان کے لئے زیادہ مشہور ہیں۔ مکہ میں تو گویا موسم سرما عنقا ہے مگر یہاں جاڑوں میں خاصی سردی ہوجاتی ہے۔

دیار ایر حجاز اور یمن کے درمیان واقع ہے اس میں متعدد دیہات اور قصبات ہیں اور باشندے تند مزاج اور جنگ جو ہیں۔

یمن نہایت زرخیز جگہ ہے یہاں کے باشندے کچھ زراعت پیشہ اور کچھ تجارت پیشہ ہیں۔ اس میں **صنعا** بہت بڑا شہر ہے اور امام یمن کے محلات اور باغات عمدہ بنے ہوئے ہیں یہاں انگور اور دیگر میوہ جات بکثرت ہوتے ہیں اس کی آب و ہوا نہایت عمدہ ہے اسی لئے سکندر اعظم نے بعد واپسی ہند اس کو اپنا دارالسلطنت بنانا چاہا

[illegible] پورا نہ ہونے پایا۔

صنعا سے تیرہ میل مشرق کی طرف شہر مارب یا سبا کا ویرانہ واقع ہے جو اس وقت تک ایک محض قصبہ

فٹ نوٹ ۱ آخر یہ بات قرار پائی کہ قوم جرہم مکہ سے نکل جائے وقت ترک سکونت مکہ دردناک ہوگا کہ سرداران قبیلہ عمرو بن حارث کو حسد حکومت دامنگیر ہوئی پس انہوں نے حجر اسود کو اور کعبہ کو اور صورت پر آہو طلا کو جو ایک بادشاہ عجم نے بطور تحفہ و نذر کعبہ کے بھیجا تھا معہ دیگر سلاح کے خانہ کعبہ سے باہر لاکر چاہ زمزم میں دفن کردیا اور چاہ زمزم کو مٹی سے اٹاکر زمین کے ہموار بے نشان کردیا جب وقت ولادت آنحضرت صلعم نزدیک پہونچا عبدالمطلب نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص یہ کہتا ہے کہ تو چاہ زمزم کو کھود دے عبدالمطلب نے پوچھا کہ زمزم کسے کہتے ہیں اسی اثنا میں آنکھ کھل گئی اور یہی فکر دن بھر رہی بار دیگر خواب میں دیکھا کہ زمزم ایک گڑھا ہے جو برکت جبرئیل علیہ السلام سے واسطے پانی پینے اسمٰعیلؑ کے اللہ تعالیٰ نے ظاہر فرمایا تھا۔ ارسوم خواب میں عبدالمطلب کو معلوم ہوا کہ زمزم متصل حرم زمین کے ہے کہ جس کو اساف اور نائلہ بھی کہتے ہیں۔ اور کل ایک مرغ ظاہر ہوکر اپنی چونچ جس جگہ مارے اسی جگہ پر تم کھودنا زمزم ظاہر ہوگا بعدہ عبدالمطلب نے اپنے بیٹے حارث کے جو اس وقت تک صرف ان کا ایک بیٹا تھا اس جگہ پر کھودنا شروع کیا قریش ہر چند مانعت اور مزاحمت کرتے تھے لیکن بقیہ فٹ نوٹ اگلے صفحہ پر

ہے ان ویرانوں میں دو قصر ہیں ایک حضرت سلیمانؑ کا تعمیر کیا ہوا۔ اور دوسرا حضرت داؤد کی بی بی کا۔ اسی شہر سبا میں وہ ملکہ رہتی تھی وہ حضرت سلیمانؑ سے ملنے کو آئی تھی یمن کے دیگر مشہور شہروں میں مخا اور عدن ہیں قصبہ طے بھی اسی جگہ ہے جہاں حاتم پیدا ہوا تھا۔

حضرموت۔ المہرہ۔ عمان۔ احساء

جو یمن سے مشرق بحر ہند کے کنارے واقع ہیں ان جگہوں میں کئی خود مختار قبائل آباد ہیں۔ بالفعل عمان امام مسقط کے زیر حکومت ہے یہاں کا زیادہ حصہ ریگستان ہے۔

عرب میں غلہ بہت کم پیدا ہوتا ہے اور بعض مقام کے باشندے غلہ کے درخت سے واقف بھی نہیں ہیں البتہ سواحل بحر کے کنارے ضرور ہر طرح کے میوہ جات پیدا ہوتے ہیں اور بعض بعض جگہ غلہ بھی ہوتا ہے۔

عرب قدیم سے تجارت کرتے ہیں اور صرف یہی وجہ ہے کہ ان کی ضرورتیں ان کے ملک میں رفع نہیں ہو سکتیں جنگلی درختوں کے میوے مویشی کے بال اور چمڑے یہاں سے مصر اور شام کو لے جاکر وہاں سے اس کے تبادلہ میں اپنے ضروری کھانے پینے کی اشیا لاتے تھے عموماً حجاز کا قافلہ تجارت جاڑوں میں یمن اور گرمی میں شام اور مصر کو جاتا تھا اور اس تجارت پر ملک کی مرفہ حالی منحصر تھی۔

مکہ سے چالیس میل پر جدہ کا بندرگاہ ہے جہاں سے حجاز اور مکہ والے سامنے کے مشرقی ساحل افریقہ پر بذریعہ کشتی پہنچتے تھے۔ اس حصہ ملک کو حبشہ یا ابی سینا کہتے ہیں حال کے جغرافیہ میں اس کا نام مصری سوڈان ہے۔

غرض کہ پیشتر یہ صورت تھی اور کم و بیش اب بھی اسی طرح ہے۔ اگرچہ عرب کا جغرافیہ اس قدر کم نہیں کہ جو چند صفحوں میں ختم ہو جاتا مگر اختصار کی غرض سے صرف اسی قدر کافی سمجھا گیا جس سے عرب کا خاکہ سمجھ میں آجاوے اور تاریخی حالات سمجھنے میں دقت نہ ہو [illegible] دیکھنے کے لیے عرب کا ایک نقشہ اس مضمون سے لگا دیا گیا ہے تاکہ وہ ہر ایک مقام جس کا تاریخ میں ذکر آوے آپ دیکھ سکیں اور اس کا محل وقوع سمجھ سکیں۔

(باقی آئندہ)

(بقیہ فٹ نوٹ) لیکن عبدالمطلب نہیں مانتے تھے اسی بنا پر عبدالمطلب نے نذر مانی اگر میں اپنے مطلب کو پہنچا یعنی چاہ زمزم نکل آیا اور خداوند تعالیٰ نے مجھکو دس بیٹے عطا فرمائے تو میں اپنا ایک پسر منجملہ دس پسر کے اپنے جد بزرگوار حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے راہ خدا میں قربان کروں گا بعد اس نذر و منت وعدہ جہد کے مقصد دلی عبدالمطلب کا پورا ہوا اور زمزم نکل آیا اور جو کچھ سرداران قبیلہ جرہم نے چاہ زمزم میں وقت خروج وہاں سے دفن کیا تھا عبدالمطلب کو مل گیا تھا ۱۲

ارشاداتِ خسرویؒ

رفت آنکہ چشم راحت خوش می غنود ما را
عشق آمد و بر آورد از سینہ دود ما را

تاراج خوبروئی در ملک جان در آمد
تن دل کہ بود وقتے گرسنہ نبود ما را

با سنگ خویش بودم درگوشہ صبوری
بادی ز سوییت آمد از جا ربود ما را

امروز گرکہ بیند سرمست و بت پرستم
آنگہ بہ نیکنامی کر می ستود ما را

ہر روز در شب غم خوش میگذرانیم
آن دیر شد کہ او دل خوش مینمود ما را

از خاک ہستی ما گرد عدم برآمد
ای کاش کے نبودے کنگ وجود ما را

ما کن گجشت تو بہ ما را زر دی خوبان
گیتی بگشت و غم چند آز مود ما را

تیغے ز درد باید تخت زدای عاشق
کز صیقل محبت نقصان نبود ما را

خسرو کر گیسہ نا خاک زتو بہ گفتن
این پند است رسمی ما دلی چہ سود ما را